رگ وید	لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۃ	یجر وید

آریہ سماج کے عقائد کو باطل کرنے کی کتابیں

ویدانت نمبر (۲)

وہ برہمہ جس نے وید بنائے تھے پنجاب کا راجہ تھا

ویدوں میں پیپل۔ برڑھ اور آم کے درختوں کا ذکر ہے۔ جو پنجاب میں ہوتے ہیں اگر وید کشمیر میں لکھے جاتے تو سیب۔ ناشپاتی اخروٹ وغیرہ کے درختوں کا ذکر ہوتا۔ ویدوں میں دال مونگ موٹھ وغیرہ سب درج ہیں

جسکو

عبدالواحد حاجی (جھنڈے والے) کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہور

نے چھپوایا

سام وید	نمبر (۱) ۲/	نمبر (۲) ۲/	نمبر (۳) ۲/	نمبر (۴) ۲/	نمبر (۵) ۲/	اتھروید

(بگردھر سٹیم پریس ہسپتال روڈ لاہور باہتمام لالہ لال چند بہل پرنٹر چھپا:-)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان ربی العظیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولا تعسر

وتمم بالخیر	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	رب یسر

دفعہ ا ویدانت نمبر ا میں ثابت کیا گیا ہے کہ ویدوں کو بنے چار ہزار سال ہوئے ہیں۔
اور آریہ لوگوں کا یہ اعتقاد کہ وید ایک نہایت قدیم زمانہ میں لکھے گئے تھے جسکو
قریب ایک عرب ستانوے کروڑ سال ہوئے ہیں غلط ہے۔
دفعہ ۲۔ آریہ لوگوں کا دوسرا عقیدہ کہ وید ملک تبت میں لکھے گئے تھے جو کہ ملک کشمیر
کے شمال میں ہے اس ویدانت نمبر ۲ میں غلط ثابت کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ویدوں میں جن
چیزوں کا ذکر ہے وہ سب پنجاب میں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے کوئی چیز بھی کشمیر
یا ملک تبت کے برفانی علاقوں میں پائی نہیں جاتی۔

ہندوستان یا انڈیا

دفعہ ۳۔ ہندوستان کے رہنے والے اس ملک کو ہندوستان کے نام سے پکارتے
ہیں۔ اور یورپ کے باشندے اس کو انڈیا کہتے ہیں۔ اس بات کو معلوم کرنیکے لئے کہ
ایک ملک کے دو مختلف نام کیوں مشہور ہوئے تھے۔ ہمیں زمانہ قدیم کی روایتوں اور حکایتوں
کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔
دفعہ ۴۔ ہندوستان کے رہنے والے کہتے ہیں کہ اُن کے بزرگ تری وشٹپ
یعنے تبت کے پہاڑی علاقوں سے ہندوستان میں آگئے تھے (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۰)
دفعہ ۵۔ تبت کا ملک صوبہ پنجاب کی ریاست کشمیر کے شمال میں واقع ہے۔ اور

جسوقت تبت کے پہاڑی علاقوں میں جاکر دریافت کریں کہ وہ کونسا مقام ہے جس جگہ سے ہندوستان والوں کے بزرگ ہندوستان کو آئے تھے تو کسی خاص مقام کا پتا نہیں ملتا۔ اور ملک تبت کے رہنے والے کہتے ہیں کہ ان کے بزرگ تبت کے مغرب میں کوہ ہندوکش کی پرلی طرف جو پہاڑ ہیں ان سے آکر تبت میں آباد ہوئے تھے۔ اور رفتہ رفتہ ہم کوہ اڑاراٹ یا جودی پہاڑ کی طرف چلے جاتے ہیں جو کہ ملک ایران یا فارس کے شمالی مغرب میں واقع ہے اور جس پہاڑ کے متعلق مشہور ہے کہ حضرت نوح کی کشتی اُس پہاڑ کی چوٹی پر ٹھہری تھی اور طوفان نوح کے بعد کشتی میں سے جو لوگ بچے تھے اُن کی اولاد سے تمام دنیا آباد ہونی شروع ہوئی تھی۔

دفعہ ۶۔ کوہ اراراٹ یا جودی پہاڑ کے دامن میں شہر ہمہ دان واقع ہے جسکے معنے ہیں (ہمہ یعنے تمام دان معنے جاننے والا) یعنے سب کو جاننے والا۔ یہ نام اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ واقعی دنیا کی مخلوق اُس شہر سے نکل کر دوسرے ملکوں میں چلی گئی تھی۔ اور وہ شہر مثل جڑھ کے ہے اور تمام دنیا اُس کی شاخیں ہیں۔

دفعہ ۷۔ آجکل شہر ہمہ دان کے گرد نواح میں جو بولی بولی جاتی ہے۔ اُس میں ہند یا گاؤں کو کہتے ہیں۔ شہر ہمہ دان سے نکل کر ملک فارس سے ہوتے ہوئے جسوقت ہندوستان والوں کے بزرگ کوہ ہندوکش اور تبت کے پہاڑی راستوں سے گذر کر ملک پنجاب میں آئے جہاں کہ کوئی پہاڑ نہ تھا۔ بلکہ تمام زمین قابل زراعت تھی تو اُنہوں نے اس ملک کا نام ہندیا ستھان رکھا ہندیا یعنے گاؤں اور ستھان یعنے زمین۔ یعنے گاؤں والی زمین

دفعہ ۸۔ اور جو لوگ اس جگہ آباد ہوئے اُن کو ہندو یعنے زمیندار کہنے لگے۔

دفعہ ۹۔ اور چونکہ اس علاقہ کے تمام لوگ زراعت کرتے تھے اس لئے اس علاقہ کا نام ہندوستان ہندو یعنے زمیندار اور ستھان یعنے علاقہ یا ملک۔ زمینداروں کا ملک نام رکھا۔ اور اس طرح اس ملک میں جو لوگ تبت کے پہاڑی راستوں سے آئے تھے وہ اس کو ہندوستان کے نام سے پکارتے تھے۔

دفعہ ۱۰۔ جو لوگ شہر ہمہ دان کے مغرب میں جاکر ملک یونان اور مصر میں آباد ہوئے وہ

لوگ جسوقت سمندر کے راستہ سے ملک سندھ کے کنارہ پر پہنچے جہاں کہ پنجاب کے دریاؤں کا پانی سمندر میں ملتا تھا۔ اور جہاں سے کہ وہ دریائی راستہ کی بدولت کشتیوں کے ذریعہ سے اوپر آسکے تھے۔ تو انہوں جسوقت اس ملک میں کوئی پہاڑ نہ دیکھا۔ اور تمام زمین قابل زراعت پائی تو اس ملک کا نام ھندیا رکھا۔ ھندیا بمعنے گاؤں یعنے گاؤں والی زمین۔ اور بعد ازاں اس ملک کو انڈیا کے نام سے پکارنے لگے۔ جو نام کہ دراصل ھندیا ہے۔ اور ہند سے سندھ بنا ہوا ہے +

دفعہ ۱۱۔ اس طرح جو لوگ ملک پنجاب کے چپٹیل میدان میں تبت کے پہاڑی علاقوں سے ہو کر آئے تھے وہ اس کو ہندوستان کہنے لگے تھے اور جو لوگ سمندر کے راستہ سے ملک سندھ میں آئے تھے وہ اس کو انڈیا کے نام سے پکارنے لگے تھے +

دفعہ ۱۲۔ چونکہ پنجاب راجپوتانہ اور سندھ کا تمام علاقہ میدانی ہے اسلئے ابتدا میں یہ نام صرف اسیقدر ملک کو دیا جاتا تھا۔ مگر بعد ازاں جب حکومتیں وسیع ہوگئیں تو اس نام کا اطلاق دوسرے متعلقہ علاقوں پر بھی بولا جانے لگا۔

کوہ ہندو کش

دفعہ ۱۳۔ آج کل کے لوگوں کا قد ۶ فٹ کے قریب ہوتا ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ قدیم الایام کے لوگوں کا قد ہم سے بہت زیادہ تھا بلکہ وہ کھجور کی مانند قد آور تھے اور رفتہ رفتہ اُنکی اولاد کا قد کم ہوتے ہوتے آج کل صرف ۶ فٹ یا اُس سے بھی کم رہگیا ہے +

دفعہ ۱۴۔ آجکل جبکہ ہمارا قد ۶ فٹ کے قریب ہے ہم پندرہ بیس میل روزانہ سفر کرسکتے ہیں۔ مگر قدیم الایام میں جبکہ اُن لوگوں کا قد ہم سے چار پانچ گنا زیادہ تھا تو وہ روزانہ اسی سو میل سفر کرسکتے تھے۔ جسلئے وہ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جلدی جاسکتے تھے اور اُن کیلئے بلند پہاڑوں پر سے گذرنا بہت آسان تھا +

دفعہ ۱۵۔ چونکہ ملک فارس یا ایران۔ افغانستان۔ تبت اور کشمیر وغیرہ علاقوں میں

پنجاب کے چپٹیل میدان کی مانند کوئی زرخیز اور قابل زراعت علاقہ نہ تھا۔ اسلئے اُن تمام علاقوں کے لوگ یہ چاہتے تھے کہ ملک ہندوستان میں آکر بود و باش کریں اور اسجگہ زراعت کر کے اپنا گذارہ کریں۔ اور اس کے بالمقابل جو لوگ ہندوستان میں پہلے آگئے تھے وہ چاہتے تھے کہ بعد کے آنے والوں کو ہندوستان میں جگہ نہ دیویں۔ اسلئے ہندوستان کے رہنے والوں کو ہمیشہ فکر لگی رہتی تھی کہ باہر کے آنیوالوں کو ہندوستان آنے سے روکیں +

دفعہ ۱۶۔ آجکل ہندوستان کو مغربی حملہ آوروں سے روکنے کیلئے درہ خیبر کو اپنے اقتدار میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مگر درہ خیبر کا راستہ معلوم ہونے سے پہلے جو لوگ ہندوستان میں آنا چاہتے تھے تو اُن کے لئے دریائے اٹک کا گذرنا سخت مشکل ہوتا تھا اسلئے وہ لوگ ملک افغانستان کے شمال اور ملک تبت کے مغرب میں جو سلسلہ کوہ واقع ہے اور جسکو ہندوکش کے نام سے پکارتے ہیں۔ اُس پہاڑ سے گذر کر ملک تبت میں آتے تھے۔ اور بعد ازاں کشمیر سے ہوتے ہوئے ملک پنجاب میں پہنچ جاتے تھے +

دفعہ ۱۷۔ اسلئے ہندوستان کے رہنے والوں کیلئے ضروری تھا کہ ہندوکش پہاڑ پر قبضہ رکھیں۔ اسلئے ملک تبت اور کشمیر کا پہاڑی علاقہ بھی ملک ہندوستان میں شامل سمجھا جاتا تھا اور ہندوکش کے پہاڑ پر ہمیشہ ہندوستان والوں اور مغربی حملہ آوروں کے درمیان لڑائی ہوا کرتی تھی۔ اور چونکہ مغربی حملہ آور برفانی اور پہاڑی علاقوں کے رہنے والے ہوتے تھے اور ہندوستان کے رہنے والے آرام طلب میدانی علاقہ والے ہوتے تھے اسلئے پہاڑی علاقہ والوں کے مقابلہ میں ہندوستان والوں کو ہمیشہ شکست ہوتی تھی۔ اور بسبب متواتر شکستوں کے جو ہندوستان والوں کو اس پہاڑ پر ملتی تھیں اس پہاڑ کا نام ہندوکش۔ یعنے ہندوؤں کو قتل کرنیوالا ہوا تھا۔ اور اسی طرح ہندوکش کا نام اُس پہاڑ کے لئے مقرر ہوا تھا جو کہ ملک تبت کے مغرب اور ترکستان کے شرق کیطرف ہے۔

سنسکرت بولی پنجاب میں بولنی شروع ہوئی تھی

دفعہ ۱۸۔ مغرب سے جو گروہ ہندوستان پر حملہ کرتے تھے اُنکا جداگانہ نام ہوتا تھا۔ اُن حملہ

اوروں میں سے آریہ ایک قوم تھی جو ایران یا فارس کے علاقہ سے نکلکر کوہ ہندوکش اور
تبت کے پہاڑی علاقوں سے ہوکر پنجاب پر قابض ہوئی تھی۔ اور چونکہ پنجاب کے دریاؤں کے درمیان
مختلف بولیاں بولنے والے لوگ رہتے تھے۔ اسلئے اُس قوم کے بادشاہ کے دربار کی بولی سب
بولیوں سے جدا اور سب کو یکجا دکھانے والی تھی۔ اُس کا نام سہکس کرت (سہکس بمعنے
ہزار اور کرت بمعنے کام) ہزار کام یا ہزاروں بولیوں کی ایک بولی تھا۔ موجودہ سنسکرت زبان اصل
میں سہنسکرت زبان ہے جو کہ قدیم الایام میں صوبہ پنجاب کے بادشاہوں کے دربار میں بولی جاتی تھی۔
اور اگر یہ کہا جائے کہ سنس کے معنے اچھی اور سچی اور کرت کے معنے بولی یعنے سنسکرت سے اچھی
بولی مراد ہے تو اچھا ضد خراب کی ہوتا ہے۔ اسلئے بھی جس وقت وید لکھے گئے ایک سے زیادہ بولیاں
نہیں۔ جسلئے بولیاں بدل جانے کے بعد وید لکھے گئے تھے۔

دفعہ ۱۹۔ آریاؤں کی حکومت کے بعد جسوقت مسلمان پنجاب کے علاقہ پر حکمران ہوئے تو چونکہ
وہ خود مختلف بولیاں بولتے تھے اسلئے پنجاب کی بولیوں کیساتھ ملجانے سے انہوں نے اپنے
دربار کی بولی کا نام اردو بمعنے لشکر رکھا یعنے لشکر کی بولی جسمیں بہت بولیاں بولنے والے لوگ ہوتے ہیں۔

دفعہ ۲۰۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پنجاب کا ملک ایک ایسا میدانی علاقہ ہے کہ جسمیں
مختلف بولیاں بولنے والے لوگ بستے ہیں۔ اور جن کیلئے ضرورت ہے کہ انکا ایک ہی حکمران
ہو جو اُن سب پر حکم کیا کرے۔ اور بسبب سب پر حکمران ہونے کے اُسکے دربار کی زبان
ایسی ہو جو کہ اسکے ماتحت رعیّت کی زبانوں سے جدا اور اُن سب کو یکجا دکھانیوالی ہو۔ اور
یہی باعث ہے کہ سنسکرت اور اردو وغیرہ بولیاں پنجاب کے حکمرانوں کے درباروں میں بولنے کا
دستور جاری ہوا تھا۔ اور جب انگریز حاکم ہوئے تو اون کی بولی انگریزی آج کل اُردو زبان
کی جگہ لے رہی ہے۔

وید کس طرح جمع کئے گئے

دفعہ ۲۱۔ چونکہ حکومت کی بزرگی اس بات میں ہوتی ہے۔ کہ صاحبان علم و ہنر اُس
میں ملازم ہوں اسلئے اُس وقت آریہ قوم کا جو بادشاہ پنجاب پر حاکم تھا اس نے ارادہ کیا

کہ سنسکرت زبانمیں ایک دستورالعمل بنادے جسکو پڑھکر اس کی رعایا کے لوگ صاحبان علم وہنر بن جاویں اور اسطرح وید جمع کرنیکا خیال برہمہ بادشاہ کے دلمیں آیا تھا۔

دفعہ ۲۲ ۔ حضرت نوح کیساتھ آپ کے تین بیٹے سام ۔ حام ۔ اور یافث اور چوتھا پوتا کنعان بن حام کشتی میں سے زندہ بچے تھے ۔ جن سے چار قومیں آباد ہوئیں ۔ اور وہ مشہور قومیں تھیں اس لئے اس بادشاہ نے چاروں قوموں کے عالموں کو جو اُسکے دربار میں ملازم تھے حکم دیا کہ نصائح سودمند جو انکی اپنی اپنی قوم میں رائج تھیں نظم کی صورت شعروں میں لکھیں۔

دفعہ ۲۳ ۔ اور اسطرح چار کتابیں شعروں میں لکھی گئی تھیں ۔ اور اُنکا نام ویدیا گیان یا حکمت کی باتیں رکھا گیا تھا اور چونکہ وہ چاروں قومیں حضرت نوح کی اولاد سے تھیں اسلئے چاروں وید بمنزلہ ایک وید کے خیال کئے جاتے تھے۔

دفعہ ۲۴ ۔ وید چار ضخیم کتابیں ہیں ۔ اور جس طرح کہ آجکل کسی بڑی کتاب کے پڑھنے سے پہلے چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھکر علم حاصل کیا جاتا ہے اور قاعدہ اور صرف ونحو کی کتابیں پڑھی جاتی ہیں اسیطرح اس زمانہ میں بھی ویدوں کے علاوہ دوسری کتابیں طلبہ کو پڑھائی جاتی تھیں مگر چونکہ وہ کم درجہ کی کتابیں تھیں اسلئے اُن کا نام تک لوگوں کو یاد نہیں ۔ اور چونکہ ویدوں کی مانند کوئی دوسری کتاب لکھی نہیں گئی اسلئے وید آج تک موجود ہیں جسکی تصدیق ویدوں میں موجود ہے ۔

دیکھو یجروید ۔ ادھیائے چھتیسواں ۔ منتر ۲۴ ۔ معنے ۔ اے پرمیشور آپ ہمارا دل کے لئے خیر طلب لامرض آنکھ کیطرح ٹھیک دکھانے والے ۔ شدو آمد سے پورے طور پر سب سے واقف ہیں ۔ اُسی چیتن برہمہ آپ کو ہم سو برس تک دیکھیں اور سو برس تک رہیں اور سو برس تک شاستروں اور مفید قولوں کو سنیں ۔ اور سو برس تک پڑھادیں یا اُپدیش کریں ۔ اور عاجز نہ ہوں ۔ اور سو برس سے زیادہ بھی دیکھیں جیویں سنیں پڑھیں اُپدیش کریں اور عاجز نہ ہوں ۔

دفعہ ۲۵ ۔ اُن دنوں بادشاہ کا لقب برہمہ (سب سے بڑا) تھا اور برہمہ بادشاہ نے وید جمع کرائے تھے اور ویدوں میں خدا کا نام بھی برہمہ (سب سے بڑا) تھا جسکی تابعداری ضروری تھی ۔ اسلئے ویدوں کے رو سے دو قسم کے برہمہ تھے ایک برہمہ بادشاہ اور دوسرا برہمہ خدا جن میں برہمہ خدا برہمہ بادشاہ

سے بزرگ تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد لوگوں کو یہ بات بھول گئی کہ دیدوں کی تابعداری برہمہ بادشاہ کے حکم سے شروع ہوئی تھی اور وہ گمان کرنے لگے کہ چونکہ برہمہ بادشاہ خود دیدوں کی تابعداری کیا کرتا ہے اس لئے دیدوں کی تابعداری اُس کے حکم سے شروع نہیں ہوئی تھی بلکہ جو برہمہ بادشاہ سے بزرگ ہے اُسکے حکم سے شروع ہوئی تھی۔ اور اس طرح اس عقیدہ کی بنا پڑی تھی کہ دیدوں کی تابعداری برہمہ خدا کے حکم سے ہے۔

دفعہ ۲۶۔ مگر ایسے خیالات سے باز رکھنے کے لئے دیدوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ وید جمع کرنے والوں نے مستقل عقل والے عالموں سے یہ باتیں سنکر لکھی تھیں جیسے وید خدا کا کلام نہیں۔

دیکھو یجر وید۔ ادھیائے چالیسواں منتر ۱۰۔ معنے۔ اے انسانو ہم مستقل عقل والے عالموں سے جو قول سنتے ہیں کہ جن کو دیے تشریح کے ساتھ ہمارے سامنے کہتے ہیں دیے تو پیدا ہوئی چیزوں کا اور ہی نتیجہ کہتے اور نہ پیدا ہونے والے اسباب کا اور ہی نتیجہ بتلاتے ہیں۔ اُسکو تم بھی سنو۔

وید پنجاب میں بنے تھے

دفعہ ۲۷۔ جس جگہ کوئی شخص رہتا ہے وہ اُسی جگہ کے حالات بیان کیا کرتا ہے وہ مستقل عقل والے لوگ جن کی باتیں دیدوں میں لکھی گئی تھیں۔ پنجاب کے علاقہ میں رہتے تھے کیونکہ جو کچھ دیدوں میں لکھا ہوا ہے وہ پنجاب ہی میں پایا جاتا ہے۔ اور دنیا کے کسی اور مقام میں پایا نہیں جاتا۔ جس کی تصدیق مندرجہ ذیل وید منتروں سے ہوتی ہے۔

دفعہ ۲۸۔ جن لوگوں نے وید لکھے تھے وہ آریہ قوم کے تھے۔

دیکھو یجر وید۔ ادھیائے تینتیسواں۔ منتر ۸۲۔ معنے۔ اے راجن آپکے یہ سب آریہ پورش نہ منگار کی طرح فرمانبردار امانت دار یعنے دہرم کے کام میں اور ادائیگی محاصل سلطنت میں خرچ نہ کرنیوالا اور دشمن دولت وغیرہ کی حفاظت کیلئے ہتھیار بند اور رہنساک بیوہار یا دولتمند دربش وغیرہ سے چھپنے والا بھی آپکا یقین رکھتا ہے۔ اور آپ دولت کی طرح ملتے ہیں۔

دفعہ ۲۹ - آریہ لوگوں نے پنجاب کے قدیمی باشندوں بھیل وغیرہ کو پنجاب سے دور مار کر بھگا دیا تھا۔

دیکھو یجر وید۔ ادھیائے تیسواں۔ منتر ۱۶۔ معنے اے جگدیشور یا راجن آپ بڑے تالابوں کیلئے دھنیور کے لڑکے کو سامنے کی پیچ ترکیبوں کیلئے۔ داس کو چھوٹے چھوٹے سوتوں کے انتقام کیلئے۔ نکھاد کو نرسل والی زمین کیلئے۔ سوکھی مچھلیوں سے جینے والے کو ادر یکٹ و تش کیلئے کام دیو رو کنے والے کو اپنی طرف آنے کیلئے ملاحوں کو تیرنے کیلئے باندھنے والے کو پیدا کیجئے۔ اور ہرن وغیرہ کے مارنے سے بیادہ پونز کو شبد سے۔ حفاظت میں بدنام بھیل کو گوہا سے۔ بھیلئے کو پہاڑ کی چوٹیوں سے جھبھک کو اور پہاڑ سے جنگلی آدمی کو دور کیجئے۔

دفعہ ۳۰ - اُن دنوں آریاؤں کی حکومت میں پنجاب اودھ اور بنگال کا علاقہ تھا۔ اور انہوں نے بھیل وغیرہ قوموں کو مار کر بندھیا چل پہاڑ سے جنوب کی طرف بھگا دیا تھا۔ جسلیئے وہ جنوبی ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ منوسمرتی میں لکھا ہے۔

دیکھو پرکاش صفحہ ۲۹۶ بحوالہ منو ۲-۲۲-۱۷۔ شمال میں ہمالیہ۔ جنوب میں بندھیا چل۔ مشرق اور مغرب میں سمندر۔ یا مغرب میں سرسوتی یعنے دریاء اٹک مشرق میں دریدی جو نیپال کے مشرقی حصہ کے پہاڑ سے نکلکر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہو کر جنوب کے سمندر میں ملی ہے۔ جسکو برہم پتر اکہتے ہیں۔ اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکلکر جنوب کے سمندر کی کھاڑی میں آکر ملی ہے۔ ہمالیہ کے درمیانی خط سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان رامیشور تک بندھیا چل کے اندر اندر جتنے ملک ہیں۔ اُن سبکو آریہ ورت کہتے ہیں۔

دفعہ ۳۱ - منو کے زمانہ میں آریہ ورت کی یہ حدیں نہیں۔ مگر وید اُس سے بہت عرصہ پہلے بنے تھے۔ جبکہ آریہ ورت کی حکومت کم تھی اور اوسمیں دریا برہم پترا اور اٹک کا نام بھی نہیں جسکی تصدیق ویدوں سے ہوتی ہے۔

دیکھو رگ وید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۵۔ منتر ۵ اسکی تشریح کیلئے دیکھو ادھ بار

۹ کھنڈ ۲۶) اے گنگا۔ اے جمنا۔ اے سرسوتی۔ اے ستلج۔ اے بیاس۔ اے راوی۔ اے چناب۔ اور اے جہلم ہماری دعا سنو۔

دفعہ ۳۲۔ پنجاب کے پانچوں دریا ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب اور جہلم شمال سے آگر جنوب کو جاتے ہیں اسلئے ان کو یکساں بہاؤ والی پانچ ندیوں کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

دیکھو یجروید ادھیائے چونتیسواں۔ منتر ۱۱۔ معنے انسانوں کو چاہیئے۔ کہ یکساں بہاؤ والی پانچ ندیوں کی طرح بہاؤ والی پانچ گیان اندریوں کی عادت جس گیان والی بانی کو ملتی ہیں۔ وہ چلنے والی بانی بھی اپنے قیام گاہ میں پانچ گیان اندریوں کی آواز وغیرہ پانچ مضمونوں کا نباہ کرنے سے پانچ قسم کی بنی ہوتی ہیں۔ ایسا جانو۔

دفعہ ۳۳۔ تبت کے برفانی علاقوں میں روئی نہیں ہوتی اور لوگ جانوروں کی پشم کے گرم کپڑے بناتے ہیں اور پنجاب میں روئی بوئی جاتی ہے اور دھوپ سے بچنے کیلئے سروں پر پگڑی باندھنے کا دستور ہے۔ اور اودھ اور بنگال کیطرف ٹوپی رکھتے ہیں اور وید میں نہ تو اونی کپڑوں کا ذکر ہے اور نہ ہی ٹوپی پہننے والوں کا ذکر ہے۔ بلکہ پگڑی باندھنے والوں کا ذکر ہے اسلئے وید پنجاب میں بنے تھے۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے سولھواں۔ منتر ۲۲۔ معنے۔ ہم راج اور پرجا کے پورش قابل تعریف پگڑی بند گاؤں کے مکھیا اور پہاڑوں میں گھومنے والے جنگلی پورش کی تعظیم اور ڈگیٹ کے گرانے والے کی تعظیم کرتے اور بڑے ودوان اور پدیشک کو ان اور ہم ہتھیار بند سپاہیوں کو ان دیتے ہیں۔ اور اچھی طرح سکھ پھیلانے والوں کی عزت اور دشمنوں کا ہتھیاروں سے مقابلہ کرنیوالے تمہاری عزت اور ڈشٹوں کو بد کاموں سے روکنے والوں کو ان دیتے اور ڈشٹوں کو قتل کرنے والوں کی عزت کرتے ہیں +

دفعہ ۳۴۔ ہر ایک پہاڑ کے لوگ اپنے اپنے پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے پہاڑ پر جاکر آبادی کرنے کے خواہش مند نہیں ہوتے کیونکہ ایک پہاڑ سے جاکر دوسرے پہاڑ پر آبادی کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے مگر میدانی علاقوں میں یہ بات

نہیں کیونکہ تمام لوگوں کی زمینیں ایک دوسرے کے پاس پاس ہوتی ہیں اسلیئے زبردست
آدمی دوسرے کی زمین پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اور چونکہ پنجاب کا چٹیل میدان تھا اسلیئے
اس علاقہ میں ہمیشہ لڑائیاں رہتی تھیں۔ اور جسطرح آریہ ورت سے پہلے لوگ زبردست
آدمی کو راجہ کہتے تھے اسیطرح ویدوں میں بھی ہدایت کیگئی تھی۔
دیکھو یجر وید۔ ادھیائے۔ گیارہواں۔ منتر ۱۴۔ معنے۔ اے برسبر متر تار کھنے والے
منشیو جیسے ہم راج وغیرہ کیلیئے ہر سمے ہر لڑائی میں مہابلوان پرم ایشور یہ یکت
پورش کو راجہ مانتے ہیں۔ ویسے ہی تم بھی مانو۔
دفعہ ۳۵۔ آریہ لوگ تبت کیطرف سے آئے تھے جہاں پتھر ہوتے ہیں اور اینٹ کا
نام نہیں۔ اور وہ جسوقت پنجاب میں آئے جہاں کہ کوئی پتھر نہ تھا تو وہ اینٹوں سے مکان بنانے
لگے جنکا ذکر ویدوں میں ہے اسلیئے وید پنجاب میں بنے تھے۔
دیکھو یجر وید۔ ادھیائے۔ تیرھواں۔ منتر ۲۱۔ معنے اے اینٹ کیطرح مضبوط انگوں
والی شبھ گن یکت بھاہرشو دان کا شمان استری۔ جیسے اینٹ اپنے شمار کو سیکڑوں بلکہ ہزاروں
سے مکان میں بڑھا دیتی ہے۔ ویسے ہی جو تو ہم کو سیکڑوں بیٹا پوتوں کی پیدائش سے
بھرپور کرتی اور ہزاروں قسم کی چیزوں سے طرح طرح پر بڑھاتی ہے اسلیئے ہم لوگ
تیرے دینے لائق چیزوں سے تیری خدمت کریں۔
دفعہ ۳۶۔ ویدوں میں بڑ اور آم کے درختوں کا ذکر ہے جو پنجاب میں ہوتے
ہیں۔ اور اگر وید کشمیر میں لکھے جاتے تو دیار اور اخروٹ کے درختوں کا ذکر ہوتا۔
پنجاب کے جنوب ریاست بہاولپور میں ریگستان ہیں جنکا ذکر ویدوں میں ہے۔ اور تبت اور کشمیر کے
پہاڑی علاقوں کی طرف ریگستان نہیں ہوتے جس لیئے وید پنجاب میں بنے تھے۔
دیکھو یجر وید۔ ادھیائے۔ اٹھارواں۔ منتر ۱۳۔ معنے۔ میرے پتھر اور ہیرا وغیرہ رتن
میری عمدہ مٹی اور معمولی مٹی۔ میرے میگھ اور بادل میرے بڑے چھوٹے اور اُن میں
پیدا ہونیوالی چیزیں۔ میرے بڑے ریگستان۔ اور چھوٹے چھوٹے ریت کے ٹیبے
میرے بڑ وغیرہ اور آم وغیرہ درخت اور میرا سب طرح کا دھن اور چاندی وغیرہ دہات

میرا لوہا۔ اور ہتھیار ، میرے نیلم وغیرہ رنگین اور سفید جواہر۔ میرا سونا اور چمکنے والی دہات میرا سیسا اور رانگ ۔ میرا جست اور پیتل وغیرہ ۔ یہ سب استعمال لایق بیوہار سے قابل ہوں۔

دفعہ ۳۷ ۔ تبت کے پہاڑی علاقوں کی طرف سیب ناشپاتی وغیرہ پھل ہوتے ہیں اُنکا ذکر ویدوں میں نہیں اور دالیں مختلف قسم کے اناج پنجاب میں ہوتے ہیں جن کا ذکر ویدوں میں ہے اسلیئے وید پنجاب میں بنے تھے۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے اٹھارواں ۔ منتر ۱۲ ۔ معنے ۔ میرے چانول ، اور ساٹھی دہان ۔ میرے جو اور اَرہر ، میرا اُڑد اور مٹر ۔ اور میرے تل اور ناریل ۔ میری مونگ اور موٹھ ۔ میرے چنے اور چنے کی دال ۔ میری کنگنی اور اُسکا بھات ۔ میرے باریک چانول اور انکی کھچڑی بھات ۔ میرا سانواں اور مڑوا ۔ پیڑا چینا وغیرہ چھوٹے چھوٹے اناج ، میرے پسائی کے چانول اور اُنکا بھات ۔ میرے گیہوں اور اُنکا پکوان ، میرے مسور اور اُنکے متعلق اور اناج یہ سب اناجوں کے داتا پرمیشور کی کرپا سے قابل ہوں۔

دفعہ ۳۸ ۔ آریہ لوگ شکار کرتے اور ہرن کی کھال کی کُرتی پہنتے تھے۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے سولھواں ۔ منتر ۵۱ ۔ معنے ۔ اے بے اندازہ پراکرمی نہایت کلیان کاری سبھا یا سینا کے پت آپ ہمارے لیئے جوش دلی سے سکھ کاری ہوجیئے تلوار بندوق اور توپ ساتھ لیئے ہرن کی کھال کُرتی پہن آنم رکشک کمان یا بکتر وغیرہ کو استعمال کیئے ہملوگوں کی حفاظت کیلئے تشریف لایئے ۔ اور زبردست قابل قتل دشمنوں کی فوج میں الوالعزمی سے پہنچیئے ۔

دفعہ ۳۹ ۔ ویدوں میں لکھا ہے خدا کو اپنے باپ کے برابر جانو ۔

دیکھو یجروید ۔ ادھیاء ۔ سینتیسواں ، منتر ۲۰ ۔ معنے ۔ اے جگدیشور آپ ہمارے باپ کے برابر ہیں لہذا راجہ کیطرح محافظ ہوئے ہمکو لیاقت دیجیئے ، آپ کو نمسکار پہنچے ۔ آپ ہمکو ہنسا میں متوجہ ہونے دیں ، اور بہت پاک دمنور پیز دل والے ۔ ہم آپ سے ہی تعلق پیدا کریں ۔ آپ نیک اطوار نیک کردار اولاد اور گائے وغیرہ حیوان مجھے دیوین ۔ اور رعایا بھی دیویں ۔ کہ جس سے میں اصنست مالک کی ہم صحبت ہوں ۔

دفعہ ۴۰۔ ویدوں میں بوڑھے بزرگ کی باتیں درج ہیں۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے چودھواں۔ منتر ۲۷۔ معنے۔ اے منتر جو مجھ بوڑھے بزرگ کے بل کاری ہونیکے لیئے بلوان اگنی اور بل سے معمور پوس یہ دونوں مہینے ہیمنت رتو میں ہونے سے اپنی علامت کو جاننے والے اس رُتو کے پسران کیطرح ہیں۔ سو تجھکو اس رُت سے آکاش اور بھوم سمرتھ ہوں۔

دفعہ ۴۱۔ ویدوں میں حکم ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو کہا کرے کہ بیٹوں کی مانند خاوند کو پیار کرے۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے گیارھواں۔ منتر ۱۵۔ معنے۔ اے استری تیرا اور میرا اُس گرہست میں نہایت سکھ کاری کرتب انند ہے جیسے محب ماتا اپنی اولاد کو محبت سے رکھتی ہے ویسے ہی محبت کا برتاؤ ہم تم بھی رکھیں۔

(انوٹ) یہ بیوقوف آدمی تھا جسنے اپنی عورت کا بیٹا ہونیکی خواہش کی نہ ایشور جیسا کہ آریہ صاحبان خیال کرتے ہیں۔

دفعہ ۴۲۔ سانپوں کو مارنے کیلیئے تیر کمان سے کام لیا جاتا تھا۔ آریہ ورت کی وسیع حکومت تھی۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے سولھواں۔ منتر ۵۵۔ معنے۔ اے سینشو جیسے ہم آم وغیرہ درختوں میں خطرناک نیلے گلے سے کاٹ کھانیوالے طرح طرح کے کالے پیلے وغیرہ رنگدار سانپ وغیرہ ہنسا سے جیو ان کو اس بے انتہا لمبے چوڑے ملک سے نکالدینے کیلیئے کمانوں سے کام لیں ویسا ہی طریقہ تم بھی اختیار کرو۔

(انوٹ) سانپوں کو کمانوں سے مارنیوالا آدمی تھے نہ کہ ایشور جیسا کہ آریہ دھرم والوں کا خیال ہے۔

دفعہ ۴۳۔ پنجاب میں اناجوں کو بھونتے اور دودھ دہی میں میٹھا ملاتے ہیں۔

دیکھو یجروید ادھیائے انیسواں منتر ۲۱۔ معنے۔ سینشو تم ہوم لایق دواؤں کے رس کی شکل۔ بھنے اناج ملانے کی ترکیب۔ ستو بیج بونا۔ دودھ دہی میٹھا ملا۔ دودھ دہی قابل تعریف جنس کے متعلق جوہر اور شہد کے گنوں کو جانو۔

قانونگوؤں کی قوم کے بزرگوں نے وید بنائے تھے

دفعہ ۴۴۔ ویدوں میں لکھا ہے کہ وید جمع کرنے والوں نے مستقل عقل والے عالموں

سے ویدوں کی باتیں سنکر لکھی تھیں۔
دیکھو یجر وید۔ ادھیائے چالیسواں۔ منتر ۱۰۔ معنے ایسے انسانو ہم مستقل عقل والے عالموں سے جو قول سنتے ہیں کہ جنکو دیسے تشریح کیساتھ ہمارے سامنے کہتے ہیں۔ دیسے تو پیدا ہوئی چیزوں کا اور ہی نتیجہ کہتے اور نہ پیدا ہونیوالے اسباب کا اور ہی نتیجہ بتلاتے ہیں انکو تم بھی سنو۔

دفعہ ۴۵ ۔ اب سوال یہ ہے کہ مستقل عقل والے عالموں سے یہ باتیں سُنکر لکھنے والے کون لوگ تھے سو اس سوال کا جواب دینے کیلئے ہمیں پنجاب کے قدیمی ہندوں کیطرف غور کرنی چاہیئے ادمیں بارہ ذاتیں دوسری ذاتوں سے افضل خیال کی جاتی ہیں اور انکو ڈھائی کہتے ہیں یعنے بارہ ذاتیں اور ان ذاتوں کے تمام ہندو عموماً پڑھے ہوئے ہیں۔ ان ذاتوں کے نام یہ ہیں ۔ بوہڑی ۔ کپور ۔ نندے ۔ ودھیرے ۔ ودھاون ۔ وغیرہ اور یہ ذاتیں تمام پنجاب میں بھری ہوتی ہیں اور ان ذات والوں کے جو بزرگ برہمہ بادشاہ کے دربار میں ملازم تھے انکو بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ وید جمع کریں۔ اور جسوقت انہوں نے وید جمع کئے تو اُنکو قانون گو یعنے قانون کہنے یا وید بنانے والوں کا لقب دیا گیا تھا۔

دفعہ ۴۶ ۔ قانون گو کے معنے ہیں قانون کہنے یا بنانیوالا یہ لقب قدیم الایام سے یہ نسلاً بعد نسلاً چلا آرہا ہے اور مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں چونکہ مسلمانوں کے پاس قرآن مجید اور شریعت محمدی کا قانون موجود تھا اسلیئے ان کو ضرورت نہ تھی کہ اپنے ہندو ماتحتوں کو قانون گو کا لقب دیویں بلکہ اُن کے پہلے جو ہندو راجاؤں کی انکو منہیں تھیں اُنہیں ان بارہ ذاتوں کے بزرگوں نے جو ویدوں کو جمع کرنے اور برہمہ بادشاہ کیلئے ایک قانون بنانے کی خدمت سرانجام دی تھی اُسکے صلہ میں اُنکے خواندہ احباب کو قانون گو کہنے کا دستور جاری ہوا تھا۔ اور چونکہ قانون گو پنجاب میں پائے جاتے ہیں اسلیئے وید پنجاب میں بنائے گئے تھے اور قانونگوؤں کی قوم کے بزرگوں نے بنائے تھے۔ اور مستقل عقل والے انکو قانون گو کہتے ہیں۔

ویدوں پر غفلت کا پردہ

دفعہ ۴۷ ۔ اب سوال یہ ہے کہ جب کہ ویدوں کو برہمہ بادشاہ نے جو پنجاب کا راجہ تھا جمع کرایا تھا۔ اور ہندوؤں میں جو بارہ قومیں بادھی کے نام

سے مشہور ہیں اور جنکو قانونگو کہتے ہیں ان قوموں کے بزرگوں نے جمع کیا تھا - تو ہندوستان کے تمام لوگوں کو ویدوں کی اصلیت سے کیوں خبر نہیں -

دفعہ ۴۸ - اسکا جواب یہ ہے کہ ویدوں میں چار قوموں کا ذکر ہے برہمن چھتری ولیش - اور شودر - ان میں سے برہمن ویدوں کو پڑھتے تھے اور چھتری سپاہ گری اور ولیش دوکانداری اور شودر خدمتگاری کرتے تھے -

دفعہ ۴۹ - اور چونکہ برہمنوں کی عزت صرف ویدوں کو جاننے کی بدولت تھی اس لئے وہ دوسری قوم کے لوگوں کو وید نہیں پڑھاتے تھے - اور اس لئے دوسری قوموں کے لوگوں کو ویدوں کی اصلیت معلوم نہ ہو سکی اور وہ سب ویدوں کی تعلیم سے بے خبر ہیں -

ویدوں کا اردو ترجمہ

دفعہ ۵۰ - اور سنسکرت کے بغیر دنیا کی دوسری بولیوں میں ویدوں کا ترجمہ نہ ہونے کا باعث یہ ہے کہ پنجاب میں تمام ضروریات زندگی موجود ہیں اسلئے پنجاب والوں کو دوسرے ملکوں میں جانے اور اپنے مذہبی اصولوں کی اشاعت کرنے کی ضرورت نہ تھی - اور جب دوسرے ملکوں والے پنجاب میں آئے تو چونکہ ویدوں میں کوئی خاص عمدہ تعلیم نہ تھی اسلئے مسلمانوں کی مذہبی تعلیم نے ویدوں کی تعلیم کو غلط ثابت کر دیا اور مسلمانوں نے ویدوں کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں نہ کیا - اور یہ جو کہ ویدوں کے تابعدار کہتے ہیں کہ ویدوں کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں ہو نہیں سکتا یہ غلط ہے - انسان کو جس بات کا علم ہوتا ہے وہ اسکو اپنی زبان میں بیان کر سکتا ہے - اسلئے ویدوں کا ترجمہ دوسری بولیوں میں ہو تو ضرور سکتا ہے مگر ویدوں کے تابعدار ڈرتے ہیں کہ جسوقت ویدوں کا ترجمہ دوسری بولیوں میں ہو گیا اور دوسرے مذہب والوں کو ویدوں کی اصلیت سے خبر ہو گئی تو وہ سب لوگ ہندوؤں کا مسخرہ اڑائیں گے کہ یہ لوگ افسانوں کی ہٹائی ہوئی کتابوں کو خدا کی کتاب خیال کرتے رہے اور گذشتہ چار ہزار سال میں ان کے

بزرگ خدا تعالیٰ کی سچی تابعداری کرنے سے قاصر رہ گئے ہیں۔ اس نترم سے بچنے کیلئے یہ لوگ ویدوں کا ترجمہ نہیں کرتے۔ ویدوں کا ترجمہ ہندی بھاشا میں کرتے ہیں اور اردو بھاشا میں نہیں کرتے۔

دفعہ ۵۱ یجر وید کا جو ترجمہ اس کتاب میں لکھا گیا ہے۔ یہ ترجمہ لالہ نونده پرشاد گپتہ ساکن جہانگیر پور نے ودیا ساگر پریس بروٹھا ضلع علیگڈھ میں ۱۸۹۹ء میں چھپوایا تھا یہ آریہ سماج کا مسلمہ ترجمہ ہے اور اس میں لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل آریہ سماجی اسکو فروخت کرتے تھے۔

(۱) پنڈت تلسی رام صاحب سوامی مالک مطبع سوامی پریس میرٹھ۔

(۲) لالہ کیدار ناتھ صاحب مینجر اوم پرکاش پریس میرٹھ۔

(۳) بابو پیارے لعل صاحب مالک مطبع ودیا ساگر پریس بروٹھا ڈاک خانہ ہردوا گنج ضلع علیگڈھ۔

(۴) پنڈت گنپتی شرما مالک مطبع نگم پرکاش مسجد موٹھ ضلع دہلی۔

(۵) پنڈت جانکی پرشاد ادھیاپک علیگڈھ ضلع فرخ آباد۔

اور چونکہ یہ ایک فاضل سنسکرت دان کا ترجمہ ہے جسکو اتنے بزرگ اور معزز اصحاب فروخت کرتے تھے۔ اسلئے یہ ترجمہ یجر وید کا صحیح ترجمہ ہے اور چاہیے کہ ویدک دہرم کے تابعدار اس کو پڑھ کر اپنے مذہبی عقائد و اصلیت پر غور کریں۔ وما علینا الا البلاغ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالواحد حاجی (جھنڈے والہ) کوچہ پیر شیرازی

چوک متی لاہور

22/11/72